یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے۔ ورنہ
کون روتا ہے۔ لپٹ کر در و دیوار کیساتھ

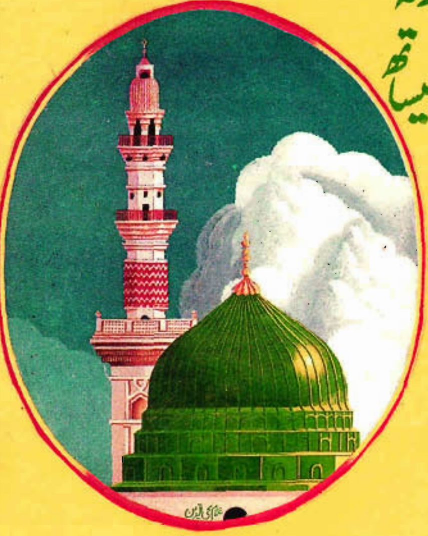

میزاب

حسّان العصر حافظ مظہر الدّین

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	-----	میزاب
مصنف	-----	حسان العصر حافظ مظہر الدین
اشاعت اول	-----	29 جولائی 1996ء
		(12 ربیع الاول)
کمپوزنگ	-----	گل احمد مروت
قیمت	-----	
ناشر	-----	

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

انتساب

شہباز چشت فاتح قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا نواب الدین
چشتی ستکوہی ثم رمداسی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع
جو بڑا رحمان و رحیم ہے

پیش لفظ

امت محمدیہؐ کو جمال رسولؐ کی صورت میں جو نعمت ملی ہے وہ بے پایاں ہے اسی لئے ان کا شکر بھی بے پایاں ہے۔ حد نہ جمال کی ہے نہ داد گروں کی، داد دیپاپنا سب کچھ لٹا کر بھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ نعمت کا شکر ادا نہیں ہو سکا

جمال ان کا جمال خدا کا مظہر ہے
حضورؐ بھی مجھے محبوب ہیں خدا کی طرح

جمال کے نئے نئے مفاہیم ان پر اسی لئے واضح ہو رہے ہیں کہ وہ سچے دادگر ہیں۔ جھوٹی داد دینے والے پر تو کوئی معمولی فنکار بھی اپنے فن کی لطافتیں آشکار نہیں کرتا۔

جمال نبوت کی لطافتیں انسان کے احساسات کو چونکہ غایت درجہ لطیف بنا دیتی ہیں اس لئے اسپر لطیف عطائیں وارد ہوتی ہیں لطیف کا ورود بھی لطیف ہوتا ہے۔ مراسم محبت کی تکمیل اور سلاسل ارتباط و اختلاط سے لطف اندوزی جبھی ممکن ہے جب دلوں کے حجابات اٹھ چکے ہوں۔ محبت مفسر بنکر مشکل سے مشکل مفہوم کو آسان بنادیتی ہے مفاہیم خود بخود آشکار ہونے لگتے ہیں۔ الفاظ کو نیا پیرا یہ بیان ملتا ہے۔ نطق کو نئی طرز عطا ہوتی ہے اور زبان حکمت کے موتی رولنے لگتی ہے تعلق میں تو بے خبری ہو ہی نہیں سکتی خبر تو نام ہی تعلق کے شاہد کا ہے جیسی حسین ذات سے تعلق ہو گا خبر بھی ویسی ہی حسین و دلاویز ہو گی۔ حسین و جمیل آئینے میں ہی آفتاب کا نور منعکس ہو سکتا ہے

ذات سے تعلق کے بعد لغت نہیں بولتی بلکہ تعلق بولتا ہے

نطق جبریل امیں ہے تیرا اعجاز بیاں
وحی حق ہے تیرا پیغام رسولؐ عربی

اور پھر

حسن کی آبرو بھی تو عشق کی جستجو بھی تو
حسن بھی تجھ سے بامراد، عشق بھی تجھ سے کامیاب

تخلیق کائنات سے بہت پہلے جب ارواح کی تخلیق ہوئی اور ان سے سوال ہوا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ اسپر عالم ارواح میں حضورؐ نے رہنمائی فرمائی "بلی" بعض روحوں نے ساز الست کے تاروں سے نکلنے والی پہلی آواز سن کر "بلی" کہنے کے ساتھ سجدہ کیا اور ندا کے سوز پر مرمٹیں پھر انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ ۲انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کا آغاز بھی حضورؐ کے ذکر، حضورؐ کی یاد اور حضورؐ کی بعثت کے تذکرے کے ساتھ ہوا اور اس سلسلہ کو ختم کرنے والی بھی حضورؐ کی ذات ہے۔

ترا نور صبح ازل کی ضو، ترا نور شام ابد کی لو
ترا نور جلوہ صبح بھی، ترا نور جلوہ شام بھی

تمام گفتگو محبوب کے ذکر جمیل کو عنوان کلام بنا کر کی گئی بات چیت کا محور و مرکز حضورؐ کی ذات تھی رب ذاکر تھا اور حضورؐ مذکور۔

حضورؐ نور ہیں محمود ہیں محمدؐ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثناء کے لئے

یہاں تک کہ انبیا علیہم السلام پر واضح کیا گیا کہ حضورؐ کی نبوت

اصل ہے اور ان کی نبوت فرع۔ اصل کا رشتہ بڑی لطافتوں اور نزاکتوں کا غماز ہوتا ہے ۔ فرع کا وجود اصل پر موقوف ہوتا ہے اور اصل فرع کو زندگی اور تابندگی عطا کرتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا ہر کمال حضورؐ کا کمال ہے۔ کرن کا وجود ذاتی نہیں ہوتا بلکہ سورج کا فیضان جمال ہوتا ہے ۔ کرنیں سورج سے نور اخذ کرتی ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی ارواح حضورؐ کے نور سے سیراب ہیں۔

کمال عشق ہے یہ غایت محبت ہے
جمال اپنا شہ گل بدن میں رکھ دینا

نبوت کتاب اور حکمت جیسے عظیم تر انعامات ربانیہ کے حصول کے لئے ذات قدسی صفات کی تصدیق کا توسل ناگزیر تھا اس کے بغیر منعم کوئی نعمت بانٹنے کے لئے تیار نہ تھا۔

اولیاؒ ہیں تیری درگاہ کے نوکر چاکر
انبیاء ہیں تیرے خدام رسولؐ عربی
عرش سے چومنے آتے ہیں ملائک کے جنود
شہر طیبہ کے در و بام رسولؐ عربی

صرف ملائک اور انبیاء ہی نہیں بلکہ ان کی امتوں کے بے شمار برگزیدہ لوگ بھی جمال محمدیؐ کے اسیر ہوئے ۔

جب ازل میں ہوئی تقسیم جمال و جلوہ
در محبوب سے کچھ خاک اٹھا لی میں نے

میں اسی وقت سے منسوب تری ذات سے ہوں
جبکہ جبریلؑ امیں بھی ترا دربان نہ تھا

عقل کا اسیر شکار ہونے کے بعد رہائی چاہتا ہے جبکہ جمال کے اسیر کو رہائی مطلوب نہیں ہوتی اس کی تو معراج ہی شکار ہو جانا ہوتی ہے۔

ترے جمال کے شیدائی کو بہ کو دیکھے
تری نگاہ کے زخمی کئی ہزار ملے

اسیران جمال محمدیؐ میں انبیاء کا ایک قافلہ جو ختم نبوت کے ساتھ ہماری ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہوا تو دوسرا ایک طویل سلسلہ حضرت کعب بن زہیر' حسان بن ثابت' جامی/ رومی' سعدی ' حافظ ' خسرو ' احمد رضا' حسن رضا' بیدم ' حافظ مظہرالدین اور پھر حشر کے میدان تک یعنی ازل سے ابد تک ممدوح رب العالمین کی مدحت کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری و ساری ہے

صد شکر کہ مداح رسولؐ عربی ہوں
مجھ کو نہیں منظور کوئی نام و نشاں اور
یہ نعت کے اسرار کبھی ختم نہ ہوں گے
ہیں سینہ مظہر میں کئی راز نہاں اور

آج میرے سامنے حضور آقائی مرشدی و مولائی کا چوتھا نعتیہ دیوان جو ابھی آپ لکھ ہی رہے تھے کہ آپ نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں التجا کردی۔

یہ دوری و مہجوری تا چند مدینے سے
اے جلوہ محبوبی لگ جا میرے سینے سے

اس پہلے شعر پر ہی قبولیت التجا کی اطلاع آپ کو مل گئی کہ بقیہ نعت بھی اسی چیز کی غمازی کرتی ہے۔

اب میری لحد میں بھی خوشبوئے مدینہ ہے
میں خاک شفا اک دن لایا تھا مدینے سے
اے مطرب خوش لہجہ اب بول قرینے سے
نسبت میری قائم ہے مکے سے مدینے سے

پھر اس کے تقریباً دو ہفتے بعد آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔ اس خالق سے جس سے ان کے ممدوح جناب محمد الرسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جدا نہیں ہوتے۔

وہاں شان کرم دیکھوں گا مظہر
مجھے روز جزا کا غم نہیں ہے

حسان العصر حضرت حافظ محمد مظہر الدین علیہ الرحمتہ کی شاعری ایک آفاقی نغمہ ہے ۔روح کی پکار ہے آپ کی شاعری میں ایسے ایسے نقاط ملتے ہیں کہ پڑھنے والوں کے لئے نئی نئی راہیں کھل جاتی ہیں نئی سے نئی زمینیں الفاظ و تراکیب اور اسلوب بیان تغزل بے ساختگی اور سرور ملتا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

جس میں میں نے کوئی نعت تازہ کہی
وہ زمیں شعر کی آسماں بن گئی

حضرت حافظ صاحب کا ساز سخن نغمگی سے ہمیشہ لبریز رہا۔

بڑا ہی سوز تھا مظہر کی نغمہ خوانی میں
تڑپ کے ساتھ ہم اک سوختہ نوا کے چلے

سہل ممتنع شاعری کی سب سے مشکل صورت ہوتی ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی تمام نعتوں میں یہ صفت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

آپ ایسے شاعر ہیں جن کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔

ادھر بھی کوئی ابر رحمت کا چھینٹا ادھر بھی نظر بے سہاروں کے والی
نگاہوں میں ہے تیری بخشش کا عالم کھڑے ہیں ترے در پہ سوالی

اس کا ترجمہ کیا کیجئے ان کا کلام بذات خود اپنا ترجمہ ہے بے ساختگی کی انتہاء، وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے شعر ڈھلے ڈھلائے ملتے ہیں کبھی جاگتے ہوئے اور کبھی سوتے ہوئے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مصور کا مو۔ قلم اس کی ذہنی کیفیتوں کے تابع ہوتا ہے۔ آپ کی زبان ہر وقت حکمت کے موتی رولتی رہی آپ خود فرماتے ہیں

زباں کو اس لئے شیرینی بیان ملی
زباں ہے مدحت محبوب کبریا کیلئے

پھر چاہت کا اظہار بھی کچھ ایسے فرماتے ہیں

جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پر ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے
جاری رہے حضورؐ کی مدحت کا سلسلہ
جب تک جبیں پہ نور کا چشمہ رواں رہے

دنیوی مال و متاع یا زبانی تحسین ہی داد نہیں ہوتی بلکہ فنکار کے

راستے بنا دیتا ہے ان پر چلنے والے قافلے اصل میں اس کی داد ہوتے ہیں۔ آج سینکڑوں ایسے اشعار پیش کئے جا سکتے ہیں جو حضرت کے بنائے ہوئے راستے پر چلنے والوں کا پتہ دیتے ہیں اسی لئے بہت سوں نے آپ کو حسان العصر اور بہت سوں نے نعت گو حضرات کے قافلے کا امام لکھا اور مانا ہے۔

علم و عرفان الٰہی کا خزینہ دیکھا
عشق سرکارؐ سے معمور جو سینہ دیکھا
آج مظہر سے سرراہ ملاقات ہوئی
آج ہم نے بھی سگ کوئے مدینہ دیکھا

حسان العصر حضرت حافظ مظہر الدین کے والد ماجد حضرت علامہ خواجہ نواب الدین چشتی قادری برصغیر کے معروف عالم اور سلسلہ صابریہ کے عظیم شیخ طریقت تھے۔ معروف علماء کرام شعراء صوفیا ' ادیب مفکرین اور صحافی جن کی ایک لمبی فہرست ہے اسی چشمہ فیض سے سیراب ہوئے۔ حضرت کے دوسرے صاحبزادے عظیم ولی اور عالم حضرت خواجہ غلام ربانی صابری چشتی (چشت نگر شریف) حضرت غلام محی الدین خان چشتی صابری کے علاوہ حفیظ جالندھری' مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش۔ ابوالعلا چشتی المعروف حاجی لق لق ' غنیمت علی ساحر صدیقی ' مولانا سالک ' صوفی تبسم ' الطاف پرواز ' نسیم حجازی ' قاضی عبدالمجید قریشی ' عزیز حاصل پوری غلام محمد نذر صابری اور بہت سے دوسرے اسی شجر معرفت کے سائے تلے آسودگی پاتے رہے ہیں۔

حضرت حافظ مظہر الدین نے بیعت حضرت خواجہ سراج الحق

چشتی سے کی لیکن خلافت تربیت اور وہ تعلیم جو آپ کو ممتاز کرتی ہے وہ اپنے والد ماجد علیہ الرحمتہ سے حاصل کی۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے آنکھ کھولی تو ہر طرف نغمات مصطفیٰ ہی سننے کو ملے انتہائی علمی ادبی اور مذہبی ماحول پایا۔

ان کے عظیم نعتیہ دیوان تجلیات ' جلوہ گاہ ' اور باب جبریل عشاق پڑھ چکے ہیں یہ چند نعتیں بھی پیش خدمت ہیں پڑھئے اور اپنے عشق رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا بخشئے

ہم بھی مظہر سے سنیں گے کوئی نعت رنگیں
گر ملاقات ہوئی شاعر دربار کے ساتھ

قارئین سے میری دست بستہ التجا ہے کہ وہ میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں کہ جس طرح اللہ کریم نے حضرت حافظ صاحب کو مدح رسولؐ کے لئے ذہن اور نغمات نعت کے لئے سخن عطا فرمایا اسی طرح مجھ پر بھی کرم فرمائے اور حضرت جس طرح کا مجھے دیکھنا چاہتے تھے اللہ کریم ویسا ہی بنا دے آمین ثم آمین بہ جاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم الفقرا

میاں اویس احمد مظہر

دربار حضرت حافظ مظہرالدین چھتر شریف

مری روڈ راولپنڈی

دیباچہ دوم

بیسویں صدی کے نصف ثانی میں نعت گوئی کا جو چرچا ہوا ہے اس میں حضرت حافظ مظہرالدینؒ کا نمایاں حصہ ہے۔ عشق و مستی اور ادب و ہوش کے امتزاج نے ان کی نعت کو وہ منفرد لہجہ عطا کیا جو ذہن و دل کو بیک وقت متاثر کرتا ہے ان کے لہجے کی کھنک اور کسک کی بدولت اردو نعت خواص و عام میں مقبول ہوئی اور دور حاضر میں سب سے بڑا موضوع سخن ٹھہری۔ ان کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ''ایسا خوش لہجہ ثناخواں کوئی یاروں میں نہ تھا''۔

حضرت حافظ صاحب کو نظم و نثر پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ ان کی بیشتر تخلیقی صلاحیتیں دین و قوم کی خدمت کے لئے صرف ہوئیں۔ پہلے پہل جرجی زیدان کے ایک ناول کا اردو ترجمہ ''وادی نیل'' کے نام سے کیا۔ پھر ''نشان راہ'' کے عنوان سے روزنامہ کوہستان میں مستقل طور پر ایمان افروز کالم لکھتے رہے یہ کالم دو کتابوں نشان راہ حصہ اول اور دوم کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں اور بقول میاں اویس احمد مظہر ابھی دس کے قریب کتابیں شائع ہونے کی منتظر ہیں۔ نثر میں ان کی ایک اور کتاب ''خاتم المرسلین'' بھی بتائی جاتی ہے۔ ان کی قومی نظموں کے دو مجموعے ''شمشیر و سناں'' اور ''حرب و ضرب'' چھپ چکے ہیں۔ جوانی سے ہی انہوں نے اپنی تمام تخلیقی قوتیں نعت گوئی کے لئے وقف کر دیں اور تجلیات جلوہ گاہ اور باب جبریل جیسے بے مثال مجموعے دے کر اردو کی نعتیہ شاعری میں لازوال اضافے کئے۔ سرشاری میں روزبروز اضافہ ہوتا گیا۔ پے بہ پے نعت کے اسرار کھلتے گئے اور دم آخر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

یہ نعت کے اسرار کبھی ختم نہ ہوں گے
ہیں سینہ مظہر میں کئی راز نہاں اور

آخری مجموعہ نعت کا نام بھی انہوں نے خود ”میزاب“ تجویز فرمایا تھا ان نعتوں میں نیاز و گداز بھی ہے۔ طلب و شوق بھی ہے، جذب و مستی بھی ہے، والہانہ عقیدت بھی ہے، سیرت اطہر کے خدوخال بھی ہیں، قومی و ملی آشوب اور افغانوں کی جدوجہد کے عکس بھی ہیں اور روح گرانبار کو ہلکا کرنے (KATHARSIS) کا سامان بھی ہے اور غالباً یہیں سے انہیں ان نعتوں کا عنوان میزاب سوجھا جو نہایت فکر انگیز ہے۔

دعا ہے کہ ان کی یہ نعتیں بارگاہ صمدیت اور حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ عوام میں مزید مقبول ہوں اور ممدوح کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب خاص کا مزید موجب ٹھہریں۔

عمر بھر سلسلہ نعت رہے گا جاری
ایک سیلاب معانی میرے افکار میں ہے
مظہرؒ نعت سرا ہو نہ اسی میں مدفون
یہ جو اک قبر غبار رہ سرکارؐ میں ہے

جناب حفیظ تائب

☆☆☆

صاحبزادہ غلام نصیر الدین نصیر گولڑوی نے 2 جولائی 1981ء کو نوائے وقت میں "قلمرو نعت کے شہنشاہ حافظ مظہرالدینؒ" کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا جس میں انہوں نے ایک نظم بیاد حافظ مظہرالدین رحمتہ اللہ علیہ بھی لکھی۔ میرے نزدیک جہاں یہ نظم آپ کی شخصیت کے خدوخال کی بہترین عکاسی کرتی ہے وہاں ان کی نعت گوئی پر اعلیٰ تبصرہ بھی ہے اسی لئے اسے نذر قارئین کیا جارہا ہے۔

مظہر الدیں نعت گوئے نامور — محرم رمز سخن ، صاحب نظر
سینہ اش عشق نبیؐ را جلوہ گاہ — آں حق آگاہ و معارف دستگاہ
کرد بالا در ادب معیار نعت — اشکہایش غازۂ رخسار نعت
داشت کیف نعت گوئی مستقل — نعرہ زن با دردمندی ہائے دل
آں ہمہ سوز و ہمہ ذوق و سرور — جان او سرمایہ اندوز حضور
دامنش از اشکہا ہموارہ تر — ذکر و فکرش مدحت خیر البشرؐ
درنگاہ او جمال مصطفیٰؐ — ذہن او محو خیال مصطفیٰؐ
شادماں اندر ثنائے شاہؐ دیں — بود مقصودش رضائے شاہؐ دیں
دیدمش در یاد احمدؐ نعرہ زن — ہم بہ تنہائی وہم درانجمن
منقطع بود از علائق رشتہ اش — گشتہ از ارباب ثروت دست کش
سینہ او داغ داغ از درد بود — صورت خورشید تنہا گرد بود

اشت عجزو انکسار برملا   با غلامان حبیبؐ کبر

چشم لطف از فقر جاہاں داشتے   اجتناب از کج کلاہاں داشتے

ربط با رومیؒ و جامیؒ بیش داشت   مدحت محبوبؐ داور ' کیش داشت

ہر سہ دیوانش بہ نعت ایمان عشق   بلکہ نزد اہل دل قرآن عشق

نام او لافانی از آثار نعت   چہرہ اش تابندہ از انوار نعت

لطف ختم المرسلینؐ را مظہرے   بود دین نعت را پیغمبرے

السلام اے آستاں بوس رسولؐ

السلام اے وارد باب قبول

☆☆☆☆

مدینے کی زمیں کتنی حسیں معلوم ہوتی ہے
کہ سب کو رو کش خلد بریں معلوم ہوتی ہے

مجھے کیا خوف ہو روز قیامت کا مری جانب
نگاہ رحمتہ اللعالمیںؐ معلوم ہوتی ہے

ہمیں آرام گاہ سیدؐ لولاک کے در پر
خمیدہ عرش اعظم کی جبیں معلوم ہوتی ہے

مدینہ جس نے دیکھا بول اٹھا فرط حیرت سے
یہ بستی مہبط روح الامیں معلوم ہوتی ہے

دل خوں گشتہ اک جنت کدہ معلوم ہوتا ہے
کہ اس میں حب احمدؐ جاگزیں معلوم ہوتی ہے

جو ہے کوئے نبیؐ کی خاک کے ذروں میں تابانی
چمک خورشید میں ایسی کہیں معلوم ہوتی ہے

ختن میں مشک جو اترا رہی ہے اپنی خوشبو پر
وہ زلف مصطفیٰؐ کی خوشہ چیں معلوم ہوتی ہے

منور ہو گیا سارا جہاں انوار احمدؐ سے
یہ ہستی مظہر نور مبیں معلوم ہوتی ہے

(1934ء)

بندہ او بندہ بیگانہ نیست

وہ رازداں معنی تفسیر جاھدو
اونچا ہے جس کا سرحد ادراک سے مقام

تقدیس جس کی آیہ تطہیر سے عیاں
تعظیم جس کی فرض ہے سب پر علی الدوام

اسلامیوں کو جس نے دیا درس حریت
یعنی حسینؑ کشتہ شمشیر اہل شام

مردانہ وار ڈٹ گیا باطل کے سامنے
وہ مرد حق پرست' وہ مظلوم تشنہ کام

ہر دل پہ نقش جس کی شجاعت کا ثبت ہے
حاصل ہے جس کے نام کو کونین میں دوام

قائم ہے جس کے نام سے ناموس مصطفیؐ
لاکھوں درود اس پہ ہوں اور سینکڑوں سلام

(1937ء)

☆☆

بام و در شہر طیبہ پر رحمت دن رات برستی ہے
یہ سرورؐ دیں کا مسکن ہے یہ شاہ امم کی بستی ہے

اب ہر لحظہ ہے یاد تیری اب ہر دم آنکھ برستی ہے
اے خواجہؐ عالم چشم کرم! جلوؤں کو روح ترستی ہے

او کوئے نبیؐ کے دیوانے اسباب و علل پر غور نہ کر
اسباب و علل کے سودائی یہ بھی اوہام پرستی ہے

ہم مستان حضرتؐ کے سوا سمجھا ہے نہ سمجھے گا کوئی
جو ان کے ذکر میں نشہ ہے جو ان کے نام میں مستی ہے

سر تا بقدم اے نور و ضیا! تیرے ہر فروغ جلوہ سے
ضو بار فضائے عالم ہے روشن ایوان ہستی ہے

دو اشک ندامت کے بدلے نایاب خزینے ملتے ہیں
یثرب میں بخشش ارزاں ہے طیبہ میں رحمت سستی ہے

خاک در شہؐ ہے خاک شفا ناداں اسے مٹی تو سمجھا
یہ ذوق نگہ کی خامی ہے یہ فکر و نظر کی پستی ہے

اے صل علیٰ وہ باب کرم وہ روضہ اطہر کا عالم
جب ان کا حرم یاد آتا ہے تنہائی دل کو ڈستی ہے

مظہر میرے شعروں کی دنیا رنگین اسی کے نور سے ہے
جو ذات کہ ہے محبوبؐ خدا جو ذات کہ دل میں بستی ہے

جب وردِ زباں نام ہو محبوب خدا کا — سمجھو کہ یہ ہنگام ہے مقبول دعا کا
ہے لطف ترے در پہ فقیرانہ صدا کا — ہے تیرا ہی در ملجا و ماوئی غربا کا
اللہ غنی مرتبہ حضرتؐ کی ثنا کا — حسانؓ کو بخشا گیا انعام ردا کا
یہ اجر ملے مجھ کو تری مدح و ثنا کا — دل ورد کرے شام و سحر صل علیٰ کا
اب میری نظر میں رہے یہ نور خدا کا — شیدا ہوں مدینے کی دل افروز فضا کا
دنیا کہ نہ تھی واقف عرفان الٰہی — دنیا کو ملا آپ سے عرفان خدا کا
ہیں شمس و قمر بھی ترے جلووں سے ضیا گیر — تو چاند ہے اے میر عرب غار حرا کا
جاں بخش تھا اعجاز لب عیسیٰؑ مریم — ہے معجزہ قرآن مبیں شاہؐ ہدیٰ کا
قرباں ترے انوار کے اے باغ مدینہ — جھونکا کوئی مجھ کو بھی عنایت ہو ہوا کا
میں چاہتا ہوں نعت کی کیفیت دائم — میں مانگتا ہوں شاہ امم سوز نوا کا
ہے دست کرم میں ترے کونین کی نعمت — قبضے میں خزینہ ہے ترے ہر دوسرا کا
تو شافع محشر بھی ہے محبوبؐ خدا بھی — ہے فیصلہ ہاتھوں میں ترے روز جزا کا
یثرب میں جو ناساز ہوئی طبع صحابہؓ — خواجہؐ نے بدل ڈالا نظام آب و ہوا کا

مظہر کی فقیری میں بھی ہے شان غنا کی
شاہانہ ہے انداز محمدؐ کے گدا کا

!!!!!!

جہاں ذکر نبیؐ پیہم نہیں ہے
وہاں انوار کا عالم نہیں ہے

تمنائے حرم بھی کم نہیں ہے
ابھی لو عشق کی مدھم نہیں ہے

کہاں اس آنکھ میں نور تجلی
جو یاد مصطفیٰ میں نم نہیں ہے

رسولان خدا میں ان کی مانند
کوئی اعظم کوئی اکرم نہیں ہے

نبیؐ سے گر نہیں ربط مسلسل
خدا سے ربط بھی محکم نہیں ہے

بہ یاد شاہؐ دیں آنکھیں ہیں پرنم
یہ بخشش یہ عنایت کم نہیں ہے

جو سر جھکتا ہے ان کے آستاں پر
کسی سلطاں کے آگے خم نہیں ہے

ملا ہے جب سے ذوق نعت گوئی
میرا عالم میرا عالم نہیں ہے

مئے حب نبیؐ کا پینے والا
اسیر عشق جام جم نہیں ہے

تعالیٰ اللہ بہ فیض مدح خواجہؐ
کہ اب بیکار کوئی دم نہیں ہے

بجز دین متیں کے اور کچھ بھی
علاج شورش عالم نہیں ہے

خرد پر رکھ نہ عشق شہؐ کی بنیاد
کہ بنیاد خرد محکم نہیں ہے

ہیں قرآں میں اشارے مدح شہؐ کے
اشارہ کوئی بھی مبہم نہیں ہے

وہاں شان کرم دیکھوں گا مظہر
مجھے روز جزا کا غم نہیں ہے

☆☆☆

دونوں جہاں میں یا نبیؐ کوئی نہیں ترا جواب
تو ہے رسول مجتبیٰ تو ہے خدا کا انتخاب

گلشن کائنات کو تجھ سے ملا ہے رنگ و نور
چہرہ آفتاب کو تجھ سے ملی ہے آب و تاب

ہے تری ذات پاک کا سرور انبیاء لقب
حق سے عطا ہوا تجھے رحمت عالمیں خطاب

حسن کی آبرو بھی تو عشق کی جستجو بھی تو
حسن بھی تجھ سے بامراد، عشق بھی تجھ سے کامیاب

تیری طرح ہے بے عدیل تیری طرح ہے بے مثیل
لایا ہے تو جو معجزہ اتری ہے تجھ پر جو کتاب

تیری نگہ کے روبرو سرمکان و لامکاں
تیری نظر کے سامنے عالم قدس بے حجاب

مشرب اہل درد میں ہے تیری یاد بھی کرم
مذہب اہل عشق میں ہے تیرا ذکر بھی ثواب

تیری جناب کے لئے میری تمام خواہشیں
یہ میرا سوز و درد و شوق یہ میرا کرب و اضطراب

اے میرے ہادی و رسولؐ ہے تیری التجا قبول
بارگاہ اللہ میں تری دعا ہے مستجاب

تیرے نثار اے کریم! مجھ سے گدا کو کر عطا
تاب و تب دل بلالؓ گرمئ سینہ خبابؓ

منزل شوق ہو میری جلوؤں سے تیرے مستنیر
ہو میری راہ شوق میں سایہ کناں تیرا سحاب

شافع حشر رحمتیں ہوں تری میری پردہ پوش
روز حساب پیش ہو میرے عمل کا جب حساب

کتنا نظر فروز ہے تیری عطا کا سلسلہ
کتنا نظر نواز ہے تیری عنایتوں کا باب

تا بہ ابد نہ ہو خموش خوگر نغمہ سروش
یہ میری شاعری کا ساز یہ میرے عشق کا رباب

میری مراد زندگی جنبش چشم لب تری
ہے ترے در پہ ملتجی مظہر خانماں خراب

یہ مہرو ماہ کے جلووں میں نور تجھ سے ہے
خدا کی شان کا سارا ظہور تجھ سے ہے

یہ عرش و فرش یہ پست و بلند و موجودات
تمام سلسلہ رنگ و نور تجھ سے ہے

تیری عطاؤں کے قربان رحمت عالم
سکوں پذیر دل نا صبور تجھ سے ہے

مرے کلام میں ہے تیری یاد کی خوشبو
میری نواؤں میں کیف و سرور تجھ سے ہے

کلیمؑ و طور کی رنگین داستاں کی قسم
فروغ جلوہ زیبائے طور تجھ سے ہے

زہے نصیب کہ ہے مورد نگاہ کرم
فقیر بے سروساماں کہ دور تجھ سے ہے

شفیع روز جزا ، بے عمل سہی مظہرؔ
گناہگار کو نسبت ضرور تجھ سے ہے

!!!!!!

خیال طیبہ کے قرباں ہے دنیا کیف زا میری
مدینے کا چمن میرا مدینے کی فضا میری
سکون دل قرار جاں بھی ہے ذکر جمیل ان کا
ہے یاد سرور کونین بھی مشکل کشا میری

بہ فیض شاہ دیں پہنچوں گا اک دن پھر مدینے میں
کہ لوٹے گی ہم آغوش اثر ہو کے دعا میری
محبت میں نہیں بیکار نغمہ ہو کہ نالہ ہو
پہنچتی ہے در محبوبؐ عالم تک صدا میری

اجل آئی تو ان کی شکل زیبا سامنے ہوگی
نوید شوق لے کر آئے گی اک دن قضا میری
مداوائے دل رنجور ہے باب کرم انؐ کا
انہی کی بارگاہ پاک ہے دارالشفا میری

نہیں جچتا مری نظروں میں فن کیمیا سازی
کہ ہے خاک در شاہؐ مدینہ کیمیا میری
مجھے راس آئی ہے مظہرؔ گدائی شاہؐ طیبہ کی
کہ ہے ذات شہؐ ہر دوسرا حاجت روا میری

سوئے شہر نبیؐ کارواں ہے رواں
عالم کیف و مستی میں تسبیح خواں
دل میں ذکر نبیؐ لب پہ ذکر نبیؐ
شوق ہے ہم سفر عشق ہے ہم عناں
ہر نظر پاک ہر سانس پاکیزہ تر
ہر نفس یاد طیبہ میں عنبر فشاں
سر میں سودائے عشق دیار عرب
دل میں یاد شہنشاہؐ کون و مکاں
مستی شوق میں بھی ہے پیش نظر
جادہ شہر محبوب کا ہر نشاں
کوہساروں کے بھی خم بہ خم سلسلے
ریگزاروں کی بھی وسعت بے کراں
سرسراتی ہواؤں کے بھی زمزمے
دل کشا وادیوں کی بھی خاموشیاں
وہ مقدس مقامات روح الامیں
وہ مکرم نشانات رب جہاں
ہر تصور میں انوار بیت الحرم
ہر تخیل میں یثرب کی رعنائیاں

وہ تجلی بداماں مدینے کی شب
وہ حدود حرم میں سحر کی اذاں
بات میں دلکشی چال میں دلبری
آج بندوں پہ ہے قدسیوں کا گماں

رخ پہ تابندگی دل میں پاکیزگی
عزم میں پختگی ہر تمنا جواں
جرم و عصیاں کے احساس سے بھی حزیں
حاضری کی سعادت پہ بھی شادماں
اللہ اللہ یہ ہنگام کیف آفریں
اے خوشا بخت یہ ساعت کامراں
آج ہے روح کونین بھی وجد میں
عشق ہے اپنی منزل کی جانب رواں

ہوں مصیبت کے جب ایام رسول عربی کام آتا ہے تیرا نام رسولؐ عربی
تیرا ہی اسم گرامی ہے مداوائے الم چارہ ساز غم و آلام رسولؐ عربی
اولیاء ہیں تیری درگاہ کے نوکر چاکر انبیاؑ ہیں تیرے خدام رسول عربی
عرش سے چومنے آتے ہیں ملائک کے جنود شہر طیبہ کے در و بام رسولؐ عربی
طلب و شوق فراواں بھی ہے تیری بخشش درد بھی ہے تیرا انعام رسولؐ عربی
مدح میں تیری رہوں تادم آخر مشغول یوں ہی گزریں سحر و شام رسولؐ عربی
جو بھی قرآن میں توصیف و ثنا ہے تیری اس میں کوئی نہیں ابہام رسولؐ عربی
اب مجھے چاہیے تھوڑی سی جگہ طیبہ میں اب مجھے چاہیے آرام رسولؐ عربی
نعت گو میں بھی ہوں حسانؓ و بصیریؒ کی طرح چاہتا ہوں کوئی انعام رسولؐ عربی
ہو جو ممکن تو بصد شوق مدینے پہنچوں بیچ کر جامہ احرام رسولؐ عربی
حشر میں اہل عجم کو بھی زیارت ہو گی جب کہ آئیں گے سر عام رسولؐ عربی
اے میرے سید و سردار و جمیل و زیبا اے میرے ہادی و گلفام رسولؐ عربی
نطق جبریلؑ امیں ہے تیرا اعجاز بیاں وحی حق ہے تیرا پیغام رسولؐ عربی

مجھ پہ بھی چشم کرم مثل بلالؓ حبشی
میں بھی ہوں بندہ بے دام رسولؐ عربی

زندہ ذوق خالدؓ و ضرارؓ افغانوں میں ہے
جاہدو کا شور کعبے کے نگہبانوں میں ہے

آج پابند سلاسل ہے اسیر جور ہے
جو بھی کابل کے خدا بینوں خدا دانوں میں ہے

ذرہ ذرہ ہے شہیدوں کے لہو سے لالہ رنگ
گوشہ گوشہ منظر خونیں کہستانوں میں ہے

غازیان بدر و خندق کی ہے یہ بھی یادگار
جو تڑپ جو سوز شمع دیں کے پروانوں میں ہے

حضرت نور المشائخ کے مریدوں کو سلام
نام جن کا ولولہ انگیز افسانوں میں ہے

کیوں نہیں اٹھتی کسی دل سے صدائے احتجاج
کیوں سکوت مرگ کا عالم مسلمانوں میں ہے

ناخداؤں کو ہے اپنے اپنے ساحل کی تلاش
اور ملت کا سفینہ ہے کہ طوفانوں میں ہے

وہ منزل بوسہ گاہ حضرت روح الامیں ہوگی
جہاں مدح و ثنائے سرور دنیا و دیں ہوگی

جدھر ہم عاصیوں کے روز محشر قافلے ہوں گے
اسی جانب نگاہ رحمتہ اللعالمیںؐ ہوگی

وہ جس دم آئیں گے روز قیامت بے حجابانہ
وہ عالم بھی حسیں ہوگا وہ دنیا بھی حسیں ہوگی

خدا کے فضل سے ایسا بھی اک دن آنے والا ہے
کہ انؐ کے آستان ناز پر میری جبیں ہوگی

جو انؐ کا نام لے انؐ کو پکارے انؐ کا کہلائے
نصیب ایسے ہی دیوانے کو معراج یقیں ہوگی

گزاری ہے شہؐ دیں کی ثنا میں زندگی میں نے
دم آخر بھی میرے لب پہ نعت شاہؐ دیں ہوگی

خبر کیا تھی عرب کی سرزمیں کے رہنے والوں کو
کہ اک دن مہبط انوار یزداں یہ زمیں ہوگی

یہ مہر و ماہ جس کے حسن کے رنگین جلوے ہیں
خدا جانے وہ ذات پاک خود کتنی حسیں ہوگی

محبت فیض یاب بارگاہ شاہؐ والا ہے
محبت فیض یاب بارگاہ شاہؐ دیں ہوگی

فنا کے بعد بھی مظہرؔ کا عالم دوسرا ہوگا
یہاں تربت بنی تو روح طیبہ میں مکیں ہوگی

سرخ عنوان بنے گا کئی افسانوں کا
خوں بہتا ہے جو کابل میں مسلمانوں کا

بڑھ کے منہ پھیر دیا کفر کے طوفانوں کا
مرحبا صل علیٰ حوصلہ افغانوں کا

کیا کہوں حال میں کابل کے خدا دانوں کا
دور تک پھیلا ہے اک سلسلہ ویرانوں کا

خوں فشاں اب نظر آتی ہے فضائے عالم
رنگ لایا ہے یہ کیا خون مسلمانوں کا

خطہ غزنی و قندھار ہے یا مقتل ہے
گوشہ گوشہ ہے لہو رنگ کہستانوں کا

آگ برسائی بہت وقت کے شیطانوں نے
پھر بھی ایمان سلامت رہا افغانوں کا

عظمت خون شہیدان جفا کی سوگند
خلق دیکھے گی بدانجام ستم رانوں کا

فوج اغیار انہیں کر نہ سکے گی مرعوب
حق کی نصرت پہ ہے ایمان خدا دانوں کا

عشق محبوبؐ خدا جذبہ حب الوطنی
یہی سامان ہے ان بے سروسامانوں کا

اے خدا بہر مدد بھیج ملائک کے جنود
نام مٹ جائے نہ اسلام کے دیوانوں کا

☆☆☆

ہم سوئے حشر چلیں گے شہؐ ابرار کے ساتھ
قافلہ ہو گا رواں قافلہ سالار کے ساتھ

مدحت خواجہ دیں مدحت سرکارؐ کے ساتھ
زندگی گزری ہے کیفیت سرشار کے ساتھ

میں بھی وابستہ ہوں سرکار کے دربار کے ساتھ
خاک کا ذرہ بھی ہے عالم انوار کے ساتھ

رہ گئے منزل سدرہ پہ پہنچ کر جبریلؑ
چل نہیں سکتا فرشتہ تری رفتار کے ساتھ

بخت بیدار ہے یاور ہے مقدر اس کا
جس نے دیکھا ہے انہیں دیدۂ بیدار کے ساتھ

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر درودیوار کے ساتھ

مل ہی جائے گا کوئی خوان کرم کا ٹکڑا
ہے تعلق جو سگان در سرکارؐ کے ساتھ

اے خدا دی ہے اگر نعت نبیؐ کی توفیق
حسن کردار بھی دے لذت گفتار کے ساتھ

جب کھلے حشر میں گیسوئے شفاعت ان کے
ہم سے عاصی بھی نظر آئیں گے ابرار کے ساتھ

میں یہ کہتا ہوں کہ تھا انؐ کی نظر کا اعجاز
لوگ کہتے ہیں کہ دیں پھیلا ہے تلوار کے ساتھ

ایسا حج زحمت بے جا کے سوا کچھ بھی نہیں
عشق محکم نہ ہو گر احمدؐ مختار کے ساتھ

شہر یثرب کا مسافر نہیں رہ میں تنہا
کارواں شوق کا ہے طالب دیدار کے ساتھ
گر مدینے کا تصور ہو تو ظلمت کیسی؟
ربط مضبوط رہے عالم انوار کے ساتھ
یہ نہ ہوتا تو نہ بچ سکتے تجلی سے کلیمؑ
نور حضرتؐ کا بھی تھا طور کے انوار کے ساتھ
انؐ کے جلووں نے کیا کون و مکاں کو روشن
حسن یوسفؑ کا رہا مصر کے بازار کے ساتھ
پل سے مجھ سا بھی گنہگار گزر جائے گا
ہو گی سرکارؐ کی رحمت جو گنہگار کے ساتھ
رات دن بھیج سلام انؐ پہ ملائک کی طرح
پڑھ درود انؐ پہ غلامان وفادار کے ساتھ
دیکھ اے معترض نعت رسولؐ عربی
قرب حسانؓ کو ملا تھا انہی اشعار کے ساتھ
سب عطائیں ہیں خدا کی میرے مولاؐ کے طفیل
ورنہ یہ لطف و کرم مجھ سے گنہگار کے ساتھ
ہم بھی مظہر سے سنیں گے کوئی نعت رنگیں
گر ملاقات ہوئی شاعر دربار کے ساتھ

نور حضرتؐ کا جو طیبہ کے نظاروں میں نہ تھا
رنگ پھولوں میں نہ تھا کیف بہاروں میں نہ تھا

جب مدینہ نہ بنا تھا شہؐ دیں کی منزل
عشق سرگرم سفر راہ گزاروں میں نہ تھا

فقر خوددار تھا سرمایہ اصحابؓ رسولؐ
طالب زر کوئی سرکارؐ کے پیاروں میں نہ تھا

ایک تھی ان کی لگن ایک تھا ان کا مقصود
فرق کچھ سرورؐ کونین کے یاروں میں نہ تھا

میرے خواجہؐ نے کیا غاروں کا سینہ روشن
ورنہ یوں چاند کا مسکن کبھی غاروں میں نہ تھا

اسی مضمون کو امیؐ نے کیا ہم پہ عیاں
قابل فہم جو قرآن کے پاروں میں نہ تھا

اے رسولؐ عربی! رزم حق و باطل میں
کوئی بے کیف ترے سینہ فگاروں میں نہ تھا

نعت گوئی و ثنا خوانی شہؐ سے پہلے
یہ اثر میرے کنایوں میں اشاروں میں نہ تھا

شکر للہ کہ مظہر سے سنی نعت نبیؐ
ایسا خوش لہجہ ثنا خواں کوئی یاروں میں نہ تھا

ہوتی ہے بہ یاد شہؐ دیں طبع رواں اور — ہے میرے گلستاں کی بہار اور خزاں اور

مطلوب ہے اب بھی مجھے کیف دل و جاں اور — مصروف رہے شاہؐ کی مدحت میں زباں اور

لکھنی ہے مجھے مدح شہؐ کون و مکاں اور — یارب ہو عطا قوت اظہار و بیاں اور

تسلیم کہ رنگیں ہیں بہت طور کے جلوے — لیکن ہے مدینے کا دل افروز سماں اور

جز فخر رسل کوئی نہیں رحمت عالم — جز میر عرب کوئی نہیں شاہؐ شہاں اور

کیا بزم جہاں نور نبیؐ سے نہیں روشن؟ — کیا شمس و قمر میں ہے کوئی جلوہ فشاں اور؟

جاں بخش و سکوں بار ہیں طیبہ کی فضائیں — اس دیس کی مانند نہیں کوئی جہاں اور

کیا غم جو مجھے چھوڑ گئے قافلے والے — اک قافلہ طیبہ کی طرف ہوگا رواں اور

جب مانگا ہے داتا سے سکوں اور ملا ہے — جب چاہی ہے سرکار سے پائی ہے اماں اور

لکھتا ہوں جو توصیف و ثنائے شہؐ والا — ہوتا ہے مرے سامنے جلووں کا جہاں اور

ملتی نہیں ہر دل کو تمنائے مدینہ — مانگوں گا در شاہؐ سے یہ جنس گراں اور

مکے سے فزوں شہر مدینہ کا شرف ہے — یہ قبلہ دل اور ہے یہ کعبہ جاں اور

صد شکر کہ مداح رسولؐ عربی ہوں — مجھ کو نہیں منظور کوئی نام و نشاں اور

یہ نعت کے اسرار کبھی ختم نہ ہوں گے
ہیں سینہ مظہرؔ میں کئی راز نہاں اور

دل بہت خوش ہے کہ یادِ شہؐ ابرار میں ہے
للہ الحمد کہ جاں عالمِ انوار میں ہے

تو ہے بے تاب تو پڑھ سیدؐ عالم پہ درود
دل کی تسکین ثنا خوانیِ سرکارؐ میں ہے

کشتیِ نوح کو طوفاں سے بچانے والے
چشمِ رحمت کہ سفینہ میرا منجدھار میں ہے

سختیِ روزِ قیامت پہ ہے زاہد کی نظر
شاہؐ کا لطف و کرم چشمِ گنہگار میں ہے

شکر للہ کہ مدینے کا جمالِ زیبا
میرے دل میں ہے مرے دیدۂ بیدار میں ہے

دلِ جبریلؑ امیں نے بھی کیا ہے محسوس
جو سکون سرورِ کونینؐ کے دربار میں ہے

لب پہ ذکر شہؐ ابرار ہے سبحان اللہ   دیدنی عالم انوار ہے سبحان اللہ
دل تری یاد سے سرشار ہے سبحان اللہ   روح پہ بارش انوار ہے سبحان اللہ
مرکز قلب و نظر، محور عشق و مستی   روضہ احمدؐ مختار ہے سبحان اللہ
شکر للہ کہ دیکھی ہے مدینے میں بہار   قابل دید یہ گلزار ہے سبحان اللہ
ان کی نصرت غم و آلام میں کام آتی ہے   میرا آقاؐ مرا غم خوار ہے سبحان اللہ
اللہ اللہ شہ والا کا جمال زیبا   ہر کوئی طالب دیدار ہے سبحان اللہ
نعت محبوب خدا، مدح رسول مدنی   میرا سرمایہ افکار ہے سبحان اللہ
عجمی قافلہ بھی کعبے میں جا پہنچے گا   عربی قافلہ سالار ہے سبحان اللہ
اپنی تقدیر پہ جبریلؑ نہ کیوں ناز کرے   شاہؐ کا خادم دربار ہے سبحان اللہ
سارے عالم کے لئے خوان کرم ہے انؐ کا   کل جہاں انؐ کا نمک خوار ہے سبحان اللہ

لوگ جھکتے ہیں در غیر پہ لیکن مظہرؔ
خاک بوس در سرکارؐ ہے سبحان اللہ

☆☆☆

مہ و خورشید سے روشن ہے نگینہ تیرا
تا قیامت رہے آباد مدینہ تیرا

فاش اسرار دل کون و مکاں ہیں تجھ پر
مہبط حضرت جبریلؑ ہے سینہ تیرا

کیف پرور ہیں مدینے کی فضائیں ساری
کہ مدینے میں مہکتا ہے پسینہ تیرا

میں گنہگار و سیہ کار ہوں لیکن پھر بھی
میری قسمت میں ہے رحمت کا خزینہ تیرا

اے شہ گلبدناں! خاک پہ سونے والے
لامکاں گھر ہے ترا عرش ہے زینہ تیرا

یہ ترا داغ محبت بھی عطا ہے تیری
دل کی دنیا میں مہکتا ہے نگینہ تیرا

ناخدا جب کہ ہیں سلطان مدینہ مظہرؔ
ڈوب سکتا نہیں طوفاں میں سفینہ تیرا

☆☆☆

دل فدائے سیدؐ ابرار ہے   جاں نثار احمدؐ مختار ہے
سب سے لب پر مدحت سرکارؐ ہے   میرا عالم، عالم انوار ہے
مرحبا عشق محمدؐ کے مزے   دل بھی خوش ہے روح بھی سرشار ہے
قبلہ دل ہے در خیرؐ الانام   کعبہ جاں روضہ سرکارؐ ہے
ہو نہ جس میں رنگ عشق شاہؐ کا   وہ عبادت وہ عمل بیکار ہے
خلق کا مقصود عالم کی مراد   سرورؐ کونین کا دربار ہے
کوچہ کوچہ ہے مدینے کا بہشت   ذرہ ذرہ گوہر شہوار ہے
اے خدا دے شہر طیبہ میں جگہ   روح کو آسودگی درکار ہے
واقف اسرار علام الغیوب   ایک امی محرم اسرار ہے
انؐ کی چشم لطف سے مٹ جائے گا   جو بھی درد و غم ہے جو آزار ہے

یہ شرف کافی ہے مظہر کے لئے
نعت گو ہے، شاعر دربار ہے

جاں نثارِؓ کو تیرے مثلِ بلالؓ حبشی
سرفروشی کی تمنا تیرے بازار میں ہے

ہر جگہ ذکرِ شہِؐ کون و مکاں ہے موجود
ہر گلستاں میں ہے ہر وادیٔ پرخار میں ہے

روضۂ پاک کے اندر ہے رسائی کس کی
کس کو معلوم کہ کیا پردۂ اسرار میں ہے

عمر بھر سلسلۂ نعت رہے گا جاری
ایک سیلابِ معانی میرے افکار میں ہے

مظہرِ نعت سرا ہو نہ اسی میں مدفون
یہ جو اک قبر غبارِ رہِ سرکارؐ میں ہے

☆☆☆

راحت جاں ہے خیال شہؐ مکی مدنی
مرحبا حسن و جمال شہؐ مکی مدنی

اے خدا صدقہ آل شہؐ مکی مدنی
کر عطا سوز بلالؓ شہؐ مکی مدنی

باادب قبر میں آئیں گے فرشتے مرے پاس
میں کہ ہوں محو خیال شہؐ مکی مدنی

لی مع اللہ سے واقف نہیں جبریلؑ امیں
کیا بشر سمجھے گا حال شہؐ مکی مدنی

بخشوانے کے لئے ہم سے گنہگاروں کو
حشر میں ہوگا سوال شہؐ مکی مدنی

کیا بنائی ہے خدا نے شہؐ دیں کی صورت
کیا حسیں ہیں خدوخال شہؐ مکی مدنی

چاہتے ہیں کہ رہیں عشق نبیؐ میں سرشار
ہم غلامان بلالؓ شہؐ مکی مدنی

گفتہ احمدؐ مختار خدا کا ہے کلام
وحی یزداں ہے مقال شہؐ مکی مدنی

کس کو جز صاحب معراج ملا ہے یہ مقام
عرش ہے زیرنعال شہؐ مکی مدنی

عرش و کرسی پہ بھی تھا وجد کا عالم طاری
جب ہوا حق سے وصال شہؐ مکی مدنی

میں تو کیا چشم ملائک نہ کبھی دیکھ سکی
کوئی انسان مثال شہؐ مکی مدنی

بخش دے گا مرے عصیاں کو قیامت میں خدا
دیکھ کر رنج و ملال شہؐ مکی مدنی

کیوں نہ سب کے لئے منشور ہدایت بنتے
ایسے پاکیزہ خصال شہؐ مکی مدنی

بس یہی ایک تمنائے دلی ہے مظہرؔ
عمر گزرے بخیال شہؐ مکی مدنی

☆☆☆

یارب! ہو درِ محبوبؐ پر قیام
طیبہ کے رات دن ہوں مدینے کی صبح و شام

گزرے حیات کوئے رسولؐ کریم میں
چومے نگاہ بام و در سیدؐ الانام

ہے کیف بار سلسلہ اشک و آہ بھی
جاری رہے حضورؐ سے یہ نامہ و پیام

اللہ سے تھیں طور پر باتیں کلیم کی
سرکارؐ لامکاں میں ہوئے حق سے ہم کلام

یا سیدؐ الحجاز و یاسیدؐ العجم
چشم کرم کہ خواجہؐ عالم ہے تیرا نام

تیری نماز مسجد اقصیٰ سے یہ کھلا
ہیں مقتدی تمام رسل اور تو امام

اس بارگاہ پاک کی اللہ رے عظمتیں
جس بارگاہ پاک کا جبریل ہے غلام

بہتر ہے ساری صبحوں سے طیبہ کی. ایک صبح
افضل ہے ساری شاموں سے یثرب کی ایک شام

ملتی ہے فقیر کو تیرے کرم کی بھیک
حاصل رہے غریب کو کیفیت مدام

دونوں جہاں میں تیرے سوا اور کون ہے
مولائے کل شفیع امم رحمت تمام

حل ہوگئیں ہیں مشکلیں مجھ خستہ حال کی
جب بھی زباں پہ آیا ہے مشکل کشا کا نام

ان پر درود جن سے ہے کعبے کی آبرو
ان پر سلام جن سے مدینہ ہے نیک نام

☆☆

جب تک جمال شاہؐ امم جلوہ گر نہ تھا
عالم تمام مطلع شمس و قمر نہ تھا

گھر تھا منات و لات کا ' اللہ کا گھر نہ تھا
جب کعبہ جلوہ گاہ شہؐ بحر و بر نہ تھا

تنہا گئے حضورؐ حریم جمال تک
جبریل لامکاں میں شریک سفر نہ تھا

دیکھا خدائے پاک کو حضرتؐ نے بے حجاب
ہنگام دید کوئی حجاب نظر نہ تھا

اس وقت بھی تھے فخر رسلؐ سید البشر
جب محفل جہاں میں وجود بشر نہ تھا

آتے ہیں اب بھی بہر سلامی ملائکہ
صرف ایک جبریلؑ ہی مشتاق در نہ تھا

آدم کی جب زباں پہ نہ تھا شاہؐ دیں کا نام
نالے نہ تھے قبول ' دعا میں اثر نہ تھا

ٹھہرے نہ اہل ذوق کبھی اس مقام پر
جو مرکز نگاہ تیری رہ گزر نہ تھا

تو نے شعور ذات دیا ورنہ اے کریم
کوئی خدا شناس کوئی دیدہ ور نہ تھا

جب تک نہ خاک بوس دیار حبیبؐ تھی
کیف آفریں خرام نسیم سحر نہ تھا

میں تازہ نعت لے کے مدینے پہنچ گیا
شاہان دہر کے لئے میرا ہنر نہ تھا

گھر سے چلا تو شہؐ نے نوازا قدم قدم
کب میں رہ حجاز میں با چشم تر نہ تھا

بالائے عرش حسن تجلی تھا آشکار
جو جلوہ لامکاں میں تھا وہ طور پر نہ تھا

مظہر تھا گرچہ خستہ دل و ناتواں مگر
ناکام بارگاہ نبیؐ کا سفر نہ تھا

☆☆☆

شہ انبیاؑ کا مقام اللہ اللہ
سر عرش اعظم خرام اللہ اللہ
در مصطفیؐ پہ قیام اللہ اللہ
نظر سوئے باب السلام اللہ اللہ
ہے لب پہ درود و سلام اللہ اللہ
مرا مشغلہ میرا کام اللہ اللہ
مدینے کے دن رات اللہ اکبر
دل افروزی صبح و شام اللہ اللہ
شب و روز ہے نور و نکہت کی بارش
بدرگاہ خیر الانامؐ اللہ اللہ
ملک چومتے ہیں در و بام طیبہ
یہ در اللہ اللہ یہ بام• اللہ اللہ
مرے شاہؐ نے سات پردوں میں چھپ کر
کیا ہے خدا سے کلام اللہ اللہ
سجائی گئی محفل ہر دو عالم
یہ ان کے لئے اہتمام اللہ اللہ
ثنا خوان سلطان جن و بشر ہیں
رسولان ذی احتشام اللہ اللہ

وظیفہ تھا طوفان میں نوحؑ کا بھی
شہؐ ذوالمنن! تیرا نام اللہ اللہ
میں اور مدحت شاہؐ کونین مظہرؒ
حضوری میں مجھ سا غلام اللہ اللہ

حسان العصر حضرت حافظ مظہرالدین رحمتہ اللہ علیہ کی آخری نعت جو مرض الموت کے دوران ۵ مئی ۱۹۸۱ء کے لگ بھگ لکھی گئی

☆☆☆

یہ دوری و مہجوری تا چند مدینے سے — اے جلوۂ رعنائی لگ جا مرے سینے سے
یہ لذت پیہم بھی بخشش ہے مدینے کی — انوار مدینے کے لایا ہوں مدینے سے
امید کرم لے کر اترا ہوں سفینے سے — اک بار چلا ہوں پھر کعبے کو مدینے سے
ہر گام پہ دو سجدے شائستہ قرینے سے — آواز اذاں آئی کانوں میں مدینے سے
آ مانگ محبت کا اک داغ مدینے سے — ملتا نہیں یہ موتی شاہوں کے خزینے سے
جبریلؑ نے پایا تھا وہ سینۂ حضرتؐ سے — جو نور کہ ملتا ہے جبریلؑ کے سینے سے
اب میری لحد میں بھی خوشبوئے مدینہ ہے — میں خاک شفا اک دن لایا تھا مدینے سے

اے مطرب خوش لہجہ اب بول قرینے سے
نسبت مری قائم ہے، مکے سے مدینے سے

"تحقیق الادیان فی اعجاز القرآن" المعروف "پیغام حق"

تصنیف لطیف

زبدۃ العارفین رئیس المتکلمین شہباز چشت شیخ الاسلام
حضرت مولانا نواب الدین چشتی صابری قادری رحمتہ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ حضرت غلام محی الدین خان چشتی صابری

1916 ۔ ڈاکٹر چوک ڈی ٹائپ کالونی

فیصل آباد

حسّان العصر

حافظ مظہر الدّین ؒ (مدفون چھتر شریف شاہرہ مری)

کے نعتیہ کلام کے دیگر شاہکار

جلوہ گاہ

تجلّیات

بابِ جبریل